سوال

ل غیرا(501)ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتیں اپنے عالم اورپیر کے ہاتھ اورپاؤں چومتی ہیں۔ کیااسلام میں عورتوں کے لیے کسی غیر محرم۔ بڑے عالم کے ہاتھ اورپاؤں کوچھونا (یاچومنا) جائز ہے؟ یہ عمل صرف پیر صاحب کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان کے خاندان کے ہر فرد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہے۔

(۲) مرد کے لئے جائز نہیں کہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کرے یا اس کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ کیونکہ اس میں فتنہ پایا جاتا ہے اور وہ اس سے بھی قبیح حرکت یعنی زنا یا اس کے ذرائع تک پہنچنے کا باعث بن سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''جناب رسول اللہ ﷺ مہاجر خواتین کے ایمان کی

یُّہا النَّبِیُّ إِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ عَلَىٰ أَن لَّا یُشْرِکْنَ بِاللَّہِ شَیْئًا وَلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِینَ وَلَا یَقْتُلْنَ أَوْلَادَہُنَّ وَلَا یَأْتِینَ بِبُہْتَانٍ یَفْتَرِینَہُ بَیْنَ أَیْدِیہِنَّ وَأَرْجُلِہِنَّ وَلَا یَعْصِینَکَ فِی مَعْرُوفٍ ۙ فَبَایِعْہُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَہُنَّ اللَّہَ ۖ إِنَّ اللَّہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ١٢ الممتحنة

، مومن عورتیں (اس شرط پر) بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی' چوری اور بدکاری نہیں کریں گی' اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی' اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بہتان گھڑ کر نہیں لائیں گی اور نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی' تو ان سے بیعت لے۔'

اتی ہیں: ''جو مومن خاتون ان شروط کا اقرار کرلیتی' رسول اللہ ﷺ اسے زبانی کہہ دیتے:

، وَلَا وَاللہِ مَا مَسَّتْ یَدُہُ یَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَةِ مَا یُبَایِعُہُنَّ إِلَّا بِقَوْلِہِ: قَدْ بَایَعْتُکِ عَلَىٰ ذَالِکِ)

اللہ a کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا۔ آپ ﷺ یہ فرماکر ان سے بیعت لے لیتے تھے: ''میں نے تجھ سے ان شرطوں پر بیعت لے لی ہے۔'' (مسند احمد ج: ۲' ص: ۱۶۳' ج: ۳' ص: ۱۱۳' ج: ۴' ل: ۱۸۲' ص: ۹۱' ۲۵۱' ۳۲۲'۔ صحیح مسلم مع نووی ج۲ مع نووی ج ۲ بیعت حدیث نمبر: ۳۸۳۴)

ب رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی حضور اظہار عجز کرتے ہوئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

ب الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلَىٰ دِینِکَ)

یرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا۔'' (مسند احمد ج: ۲' ص: ۱۶۸' ج: ۳' ل: ۱۱۳' ج: ۴' ل: ۱۸۲' ص: ۱ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۳۱۴۰' ۳۰۲۲' ۳۵۸۷)

وح اور ایمان کا مالک ہونے سے اس شخص کا یہ مطلب ہے کہ اس کا ایمان لانا اس کے مریدوں کے لئے بھی کافی ہے۔ اسکی وجہ سے انہیں بھی اجر و ثواب مل جائے گا اور وہ عذاب سے بچ جائیں گے اگرچہ برے اعمال کرتے رہیں اور جرائم اور گناہوں کا ارتکاب کرتے رہیں' تو یہ دعویٰ قرآن مجید کی ان آیات

بَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ... ٢٨٦ البقرة

ے ہے وہ (اچھا کام) جو اس نے کمایا اور اس پر ہے وہ (برا کام) جو اس نے کیا۔''

ارشاد ہے:

مْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَہِینٌ ٢١ الطور

س اپنے کمائے ہوئے (اعمال) کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے۔''

فرمان ہے:

نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِینَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْیَمِینِ فِی جَنَّاتٍ ٣٨ یَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِینَ ٣٩ ٤٠ مَا سَلَکَکُمْ فِی سَقَرَ ٤١ ٤٢ .المدثر

عملوں) کے بدلے رہن (گروی) ہے جو اس نے کمائے' مگر دائیں ہاتھ والے۔ جنتوں میں پوچھ رہے ہوں گے مجرموں سے۔ تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کردیا؟...''

فرمایا:

مَلْ سُوءًا یُجْزَ بِہِ وَلَا یَجِدْ لَہُ مِن دُونِ اللَّہِ وَلِیًّا وَلَا نَصِیرًا ١٢٣ وَمَن یَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَکَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِکَ یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُونَ نَقِیرًا ١٢٤ النساء

کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کے سوا اپنا کوئی دوست یا مددگار نہیں پائے گا اور جو نیک عمل کرے گا' خواہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ وہ مومن ہو' تو ایسے لوگ ہی جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی وہ برابر بھی ان کے حق تلفی نہیں کی جا۔

رفرمایا:

یْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ٣٩ .النجم

ے انسان کے لئے صرف وہی کچھ ہے جو اس نے کوشش کی۔''

فرمایا:

زِرُ وَازِرَةٌ وِزرَ اُخرىٰ   وَإِن تَدعُ مُثقَلَةٌ إِلىٰ حِملِها لا يُحمَل مِنهُ شَيءٌ وَلَو كانَ ذا قُربىٰ ... ١٨. فاطر

، والی (جان) کسی دوسری (جان) کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی کسی کو اپنے (بھاری) بوجھ کی طرف بلائے گی (کہ کوئی تھوڑا سا اس کا بوجھ اٹھا کر اس کی مدد کرے) تو اس (بوجھ) میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا۔ چاہے (جسے بلایا گیا ہے وہ) قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔''

کے علاوہ دیگر بہت سی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص کو صرف اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا 'خواہ وہ اچھا ہو یا برا نیز صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

تَكَ الأَقرَبينَ   ٢١٤الشعراء

روں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائیے''

سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

أَو كَلِمَةً نَحوَها۔ اشتَرُوا أَنفُسَكُم لا أُغني عَنكُم مِنَ اللهِ شَيئًا، يا عَبّاسُ بنَ عَبدِ المُطَّلِبِ لا أُغني مِنَ اللهِ شَيئًا، يا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لا أُغني عَنكَ مِنَ اللهِ شَيئًا، يا فاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ سَليني مِن مالي ما شِئتِ لا أُغني عَنكِ مِنَ اللهِ شَيئًا)

قبول کر کے جان بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے حضور آپ کے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ! میرے مال سے جو چاہے مانگ لے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ